اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

غلام احمد قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ تین پیسے

قادیان

المدیر قاضی محمد ظہور الدین اکمل
معاون حافظ جمال احمد

قیمت سالانہ پیشگی ۔ شش ماہی ۔ سہ ماہی ۔ بیرون ہند

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۸۷ | مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۲۵ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۵ رجب ۱۳۴۳ھ | جلد ۱۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

بعد از نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے بچوں کے ماہواری جلسہ میں تقریر فرمائی ۔ اور بچوں کے اخلاق عادات اور زبان و لہجہ تلفظ کی صحت کے بارہ میں اساتذہ کو خاص توجہ دلائی ۔ (۲) شام کو جناب حافظ روشن علی صاحب نے مہمان خانہ میں نماز اور اذان کے متعلق تقریر فرمائی (۳) ۵ فروری کو ناظر صاحب امور عامہ چھاؤنی جالندھر سلسلہ کے کسی کام متعلقہ ٹیری ٹوریل تشریف لے گئے ۔ (۴) بابو محمد فاضل صاحب کا لڑکا محمد عالم جو مدرسہ احمدیہ میں پانچویں کلاس میں پڑھتا تھا ۵ فروری کی شب کو فوت ہو گیا ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پڑھایا (۵) حضرت مفتی محمد صادق صاحب بخیریت واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں (۶) جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان اور اس کے مضافات میں تبلیغ کا سلسلہ شروع کرایا ہے بہت سے احباب اس کار خیر میں حصہ لے رہے ہیں (۷) مولوی جلال الدین صاحب شمس رجادوری کا حیات مباحثہ کر کے اب قصور میں تبلیغ م

نظم

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم

ہے یہی دل میں اک ارمان رسول عربیؐ
ہو فدا تجھ پہ مری جان رسول عربیؐ

نہ ہوا ہے نہ جہاں میں کوئی ہوگا پیدا
تجھ سا کامل کوئی انسان رسول عربیؐ

شان ارفع ہے تری ذات ہے اعلیٰ تیری
حسن و خوبی کی ہے تو کان رسول عربیؐ

مرتبے میں ہے وہ شاہان جہاں سے بڑھکر
ہے جو در کا ترے دربان رسول عربیؐ

تو نے لا کر دیا اسلام سا کامل مذہب
تیرے صدقے ترے قربان رسول عربیؐ

جو نہ مانے تجھے کافر ہے خدا کا دشمن
ہے ہمارا یہی ایمان رسول عربیؐ

دم بخود ہے تری اعجاز نمائی سے جہاں
عقلیں عالم کی ہیں حیران رسول عربیؐ

عیب اور نقص سے ہے ذات مبرا تیری
معترض ہیں ترے نادان رسول عربیؐ

خواب میں آ کے دکھا دے رخ انور اپنا
ہوں جدائی میں پریشان رسول عربیؐ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ہمارا امریکن احمدیہ مشن

مولوی محمد یوسف خان صاحب ایک چٹھی میں مولوی محمد الدین صاحب کو لکھتے ہیں:-

شکاگو و دیگر بڑے بڑے شہروں میں بھی حضرت صاحب اور ان کے رفقاء کے فوٹو شائع ہوئے۔ مودنگ پکچر میں بھی تصویریں نکلیں جن سے سلسلہ کی بہت وسیع تبلیغ ہو گئی ہے۔

یہاں کے تبلیغی حالات ویسے ہی ہیں جیسے کہ جناب کے وقت میں تھے۔ مخلصین بدستور آتے ہیں۔ اور دوسرے لوگ کبھی آئے اور کبھی نہ آئے۔ مسٹر گاڈوے ہمارے سلسلہ کے خلاف لیکچر دیتا ہے خیر یہاں بھی مخالفت ضروری ہے۔ میری سمجھ میں بغیر مخالفت کے حق و باطل میں تمیز نہیں ہوتی۔ اور ایسی مخالفتوں سے بہت حد تک تبلیغ بھی ہو جاتی ہے۔

نیویارک میں آٹھ نئے آدمیوں نے اسلام قبول کیا ہے جن کے خطوط آئے ہیں۔ اور فری لٹریچر بھیجا گیا۔ وہاں پر ایک شخص بنام ہنری ہلز ہے جو کہ بہت مخلص معلوم ہوتا ہے۔ گو بیچارہ اتنا علم والا نہیں۔ پھر بھی تبلیغ میں لگا رہتا ہے۔

شہر کلیولینڈ میں ہماری کافی تعداد میں جماعت ہے۔ مگر انہیں اسلامی مسائل سے واقفیت دینے والا کوئی شخص نہیں۔ مسٹر عبید اللہ جو وہاں ہیں۔ جو انہیں معلوم ہے وہ انہیں بتاتے ہیں۔

سینٹ لوئیس سے شیخ احمد دین صاحب کا خط آیا تھا۔ وہ لکھتے ہیں کہ جماعت میں کچھ اور نئے آدمی شامل ہوئے ہیں۔ اور اب پہ نسبت آگے کے جماعت کی حالت اچھی ہے۔

نیو اورلینز میں مسٹر ماشٹ سے بھی خط و کتابت جاری ہے۔ وہ بھی حتی المقدور سلسلہ کی اشاعت میں لگا رہتا ہے۔

کاسٹاریکا (سنٹرل امریکہ) میں ایک صاحب جناب برنامی نو مسلم ہیں۔ جو کہ بہت جوشیلے معلوم ہوتے ہیں۔ کئی ایک کتابیں منگوا کر مطالعہ کر چکے ہیں۔ اور امید کر سکتے ہیں۔ کہ وہاں ایک برانچ بن جاوے۔

جماعت کراچی انگریزی ریویو کے ایک سو خریدار دیگی

ہمارے مکرم معظم میاں خدا بخش صاحب احمدی انسپکٹر پولیس کراچی مندرجہ ذیل نوازش نامہ ارسال فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کی اس مخلصانہ پر جوش بروقت امداد کا اجر جزیل مرحمت فرمائے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق پاکر یہ عاجز نے بکار رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی کی دس کاپیوں کی خریداری اپنے ذمہ لیتا ہے۔ یہ دس کاپیاں اس عاجز کی طرف سے یورپ یا امریکہ میں برائے تبلیغ دی جایا کریں۔ اور قیمت سالانہ یہ عاجز ادا کریگا۔

نیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ عاجز کوشش کریگا کہ کراچی کی جماعت ایک صد کاپیوں کی خریداری اپنے ذمہ لے۔ مولا کریم اپنے فضل سے انہیں توفیق عطا فرماوے۔ کہ وہ اس ثواب عظیم میں اپنی بساط سے بڑھکر حصہ لیں۔ آمین۔ (نیاز محمد کراچی)

اعلان

اضلاع سیالکوٹ و گوجرانوالہ و گوجرات و لائل پور میں دورہ کرنے اور مختلف مقامات پر مباحثات کے لئے مولوی غلام رسول صاحب فاضل آف راجیکی و مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل بدوملہوی کو بھیجا جاتا ہے۔ انجمنہائے اضلاع مذکور بھی الوسع فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ خطوط چک سکندر گوڑیالہ۔ سیالکوٹ۔ بھٹیاں۔ جھور۔ ۱۱۲۔ ڈسکہ یوپک مرالی کے احمدی دوست مطلع و تیار رہیں۔ کیونکہ انہی کی درخواست پر مولوی صاحب کو بھیجا جاتا ہے۔ شیخ محمد یال ناظر دعوۃ و تبلیغ

مارشس

جماعت احمدیہ مارشس نے حافظ صوفی غلام محمد صاحب کو وہاں کی انجمن احمدیہ کا پریزیڈنٹ مقرر کیا ہے اور محمد احسان صدیقی صاحب کو سکرٹری مقرر فرمایا ہے۔

یہ گھڑی کس کی تھی

جلسہ کے دنوں میں کسی کی گھڑی رہ گئی تھی۔ جس کی ہو۔ نشان بتا کر لے لے۔ ورنہ اخیر فروری کو داخل بیت المال کر دی جائیگی۔

ناظر امور عامہ قادیان

ریویو آف ریلیجنز اردو کی نسبت

۵ر فروری کو تمام خریداران کے نام ۱۹۲۵ء کا چندہ پیشگی وصول کرنے کے لئے وی پی کئے گئے ہیں۔ احباب وصول فرما کر مشکور فرماویں۔ رسالہ کا فنڈ پہلے ہی کمزور ہے۔ واپسی سے اور نقصان نہ پہنچائے

(۲) بابو عبد الحکیم خان صاحب شملہ اپنی اہلیہ مرحومہ کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے تین روپے دفتر میں جمع کراتے ہیں۔ تاکسی علمی شوق رکھنے والی خاتون کے نام رسالہ اردو ریویو مفت جاری کیا جائے۔ درخواست مع تصدیق سکرٹری صاحب بھیجی جائے۔

(۳) جناب سراج الحق صاحب احمدی پٹیالہ نے چار روپے بھجوائے ہیں کہ چھ چھ ماہ کے لئے دو ایسے اصحاب کے نام رسالہ جاری کیا جائے۔ جو احمدی سلسلہ میں داخل نہیں ہیں۔ اور ایک غریب احمدی کے نام۔ درخواستیں جلد آئیں۔ مینیجر رسالہ ریویو اردو قادیان

درخواست دعا بذریعہ تار

میں آجکل ایک خاص عہدہ ملازمت کے لئے کوشش کر رہا ہوں۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ وہ میری کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں فرمائیں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ کامیاب مدعا ہونے پر دو اخبار الفضل اور دس انگریزی رسالوں کی سالانہ قیمت پیش خدمت کر دونگا۔ عبد الکریم جنرل سکرٹری کراچی

انسداد ارتداد میں تازہ امداد

جنوری ۱۹۲۵ء میں مندرجہ ذیل اصحاب نے انسداد ارتداد کے لئے امداد کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ عزیز وجود بذات خود تبلیغ حق کے واسطے جائینگے یا اپنے قائمقام دینگے۔

(۱) جماعت احمدیہ پشاور۔ ۶ مبلغ۔ پانچ تین مہینے کیلئے اور ایک ۳ ماہ کیلئے

(۲) جماعت احمدیہ امرتسر۔ ایک مبلغ برائے سال تمام۔

(۳) جماعت احمدیہ انبالہ۔ تین مبلغ۔ تین مہینے کے لئے

(۴) جماعت احمدیہ لاہور۔ دو مبلغ برائے سال تمام۔

(۵) جماعت احمدیہ گوگیرہ ضلع منٹگمری۔ دو مبلغ کا خرچ تین ماہ کیلئے

(۶) جماعت احمدیہ پنجولی ضلع میرٹھ۔ چھ ماہ کے لئے ایک مبلغ۔

(۷) جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔ چھ ماہ کیلئے ایک مبلغ

(۸) جماعت احمدیہ پانی پت۔ ایک مبلغ تین ماہ کے لئے۔

چودہری فتح محمد سیال ایم اے۔ ناظر دفتر انسداد ارتداد قادیان

تعارف کی ضرورت

میاں نور محمد صاحب سابق سکرٹری انجمن احمدیہ سیدوالہ ریاست بہاولپور میں نہر کی ٹھیکیداری کے کام کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ علاقہ کے احباب ان سے اپنا تعارف کرائیں۔ ان کا پتہ حسب ذیل ہے موضع اسرانی۔ ڈاکخانہ ریلوے اسٹیشن اسرانی تحصیل خیرپور معرفت بابو بشیر احمد صاحب اوورسیر نہر۔

درخواست دعا

تمام احباب جماعت کی خدمت میں عرض ہے کہ اس ناچیز کے لئے درد دل سے دعا فرمائی جاوے۔ اللہ تعالیٰ خاکسار کی تمام کمزوریاں دور فرمائے۔ اور نیز سلسلہ کے لئے نہایت مفید ثابت کرے اور نیک متقی بنائے۔

نیازمند۔ مشتاق احمد احمدی ساکن بیانی حال چارسدہ پشاور

ایک احمدی خاتون کی وفات

محترمہ حافظہ نظیر بیگم صاحبہ زوجہ سید فضل الرحمان صاحب کلرک شملہ کوٹھ منصوری جنہوں نے اخیر دسمبر ۱۹۲۴ء کو اپنی جائداد تین ہزار پانسو کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تھی۔ ۲۴ر جنوری ۱۹۲۵ء کو بوجہ ولادت بیمار ہوئیں۔ اور ۵ر فروری کو ۹ بجے لدھیانہ میں فوت ہو گئیں۔ مرحومہ کا جنازہ سید فضل الرحمان صاحب اور بابو فضل محمد خان صاحب شملوی (جو مرحومہ کے بھائی ہیں) حافظ سید عبد الوحید صاحب منصوری سید عبد الحی صاحب اور شیخ عبد الحکیم صاحب سکرٹری تبلیغ شملہ لے کر ۶ر فروری دارد قادیان ہوئے۔ بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے مرحومہ کا جنازہ پڑھایا۔ چارپائی کو کندھا دیا اور خود جاکر مقبرہ بہشتی میں دفن کرایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ۱۹۱۳ء میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی تھیں بہت مخلص تھیں انکی لیاقت انگریزی میں انٹرنس تک تھی۔ نیز عربی کی لیاقت بھی کافی تھی۔ قرآن مجید باتفسیر پڑھی ہوئی تھیں۔ ان میں سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ قرآن کریم کی حافظہ تھیں۔ اور رسالہ چیستان مرزا (مؤلفہ مولوی ثناء اللہ ... [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۰ فروری ۱۹۲۵ء

آل انڈیا پارٹی کانفرنس اور مسئلہ ہندو مسلم اتحاد

ہر مذہب و ملت کے لیڈروں اور نمائندوں کی ایک کانفرنس دہلی میں ہوئی۔ تا مسئلہ ہندو مسلم اتحاد پر غور کیا جائے۔ ہماری طرف سے جناب مفتی محمد صادق صاحب نمائندے تھے۔ ان کی رپورٹ گذشتہ الفضل میں احباب پڑھ چکے ہیں۔ شکر ہے۔ کہ آخر ہمارے سیاسی لیڈروں نے بھی اس طرف توجہ کی (گو حالات سے مجبور ہو کر) جس کی طرف امام سلسلہ احمدیہ بہت پہلے سے متوجہ کر رہے تھے آپ نے بارہا فرمایا۔ کہ محض اتنا کہدینے سے کہ ہندو مسلم اتحاد کریں۔ کچھ نہیں بن سکتا۔ کچھ عملی تجاویز قرار دے کر پھر ان پر کاربند ہونا چاہیئے۔ چنانچہ اس موضوع پر آپ نے لاہور میں جا کر ایک لیکچر معززین شہر و عمائد اقوام کی حاضری میں دیا یہ لیکچر ماہ جون کے اُردو ریویو میں چھپ چکا ہے۔ اس میں آپ نے مندرجہ ذیل امور بیان فرمائے۔

اوّل۔ خود حفاظتی کے لئے مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کی جائیں۔

(۱) مُسلمان اپنے آپ کو مضبوط کریں۔
(۲) مُسلمان تمدنی طور پر آزاد ہوں۔
(۳) چھُوت چھات کا جواب دیا جائے۔
(۴) مُسلمان آپس میں اتحاد کریں۔
(۵) مُسلمانوں میں مذہبی رُوح پیدا ہو۔
(۶) تبلیغ اسلام پر زور دیا جائے۔
(۷) غربار کی خبرگیری کی جائے۔
(۸) اپاہجوں کی امداد ہو۔

پھر ہندوؤں اور دیگر اقوام سے یُوں صلح ہو۔

(۱) صلح کرنے کی خواہش سب فرقوں سے ہونی چاہیئے۔ جبھی امن قائم ہو سکتا ہے۔ حتیٰ کہ گورنمنٹ بھی ایک فریق ہے۔
(۲) جب تک مذہبی صلح نہیں ہوتی۔ ملکی صلح بھی نہیں ہو سکتی۔
(الف) ہر مذہب کے بانی اور پیشوا کی عزت کرو۔
(ب) عیب نکانا چھوڑ دو۔ اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں پیش کرو
(ج) کم از کم دوسرے مذہب کے بزرگوں کو گالیاں نہ دو۔
(د) مُسلّمہ اُصول فریقین پر اعتراض نہ ہوں۔ غیر مستند کتب کی بنار پر اعتراض نہ ہوں۔
(ھ) کسی اہل مذاہب سے اس کے مذہب کا مسلّمہ اصل چھوڑنے کا مطالبہ نہ کرو۔
(۳) ہر قوم دوسری قوم کے حقوق کا احترام کرے۔
(۴) مجرموں کو بلا لحاظ فرقہ مجرم قرار دو۔
(۵) غربار کے حقوق کی حفاظت کرو۔
(۶) کانگریس میں ہر پارٹی او رخیال کے نمائندے لئے جائیں

اس کے بعد مسلم لیگ کے اجلاس میں آپ نے ایک رسالہ اساس الاتحاد چھپوا کر بھجوایا۔ جس میں آپ نے ایسی تجاویز کارآمد بتائیں۔ جن پر چلکر ہندو مسلم اتحاد قائم ہو سکتا ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ موجودہ سب کمیٹی جو ماہ مارچ میں اپنی رپورٹ پیش کرنے والی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیگی۔ ان تجاویز کا ملخص یہ ہے:۔

(۱) ہندوؤں کا کوئی حق نہیں کہ وہ صلح کی شرائط میں گاؤ کشی کی بندش کو پیش کریں۔ اور مسلمانوں کا کوئی حق نہیں۔ کہ وہ جھٹکے پر یا سور کا گوشت بکنے پر اعتراض کریں۔ اور ہندوؤں کو تعزیوں وغیرہ پر کوئی اعتراض نہ ہونا چاہیئے۔ خواہ وہ کہیں سے نکالے جاویں۔ اسی طرح مساجد کے پاس سے اگر جلوس نکلیں۔ تو مُسلمانوں کو اس پر چڑنے یا خفا ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ جس وقت نماز با جماعت عبادت کر رہے ہوں اس وقت مساجد کے پاس یا جس وقت ہندو با جماعت عبادت کر رہے ہوں۔ اس وقت مندر کے پاس شور نہ کیا جائے کیونکہ ایسی صورت میں آزادی کا سوال نہیں رہتا۔ بلکہ عملی ضرر کا سوال ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے عبادت گذار عبادت نہیں کر سکتے۔ اور شرافت کا تقاضا ہے کہ دوسرے کے کام میں حرج نہ کیا جائے۔

(۲) دوسری شرط یہ ہونی چاہیئے۔ کہ ایک دوسرے کے بزرگوں کو گالیاں نہ دی جاویں۔

(۳) تیسرا امر یہ ہے کہ اقوام آپس میں معاہدہ کریں کہ مذہبی مناقشات اور مباحثات بحث اور تحقیق کو چھوڑ کر لڑائی اور جھگڑے کی طرح نہ ڈالی جاوے۔

(۴) چوتھی۔ تبلیغ مذہب ہرگز منع نہیں ہوگی۔ اور ہر ایک قوم کا حق ہوگا۔ کہ وہ اپنے مذہب کی اشاعت کرے۔ ہاں یہ بات مد نظر ہو جانی چاہیئے۔ کہ تبلیغ جائز طریقوں سے ہو۔ مثلاً اگر کوئی شخص دوسرے مذہب کو قبول کرے تو اس کے جلوس نہ نکالے جائیں۔ یا اس کی آمد پر اس قوم کے متعلق جس میں سے وہ آیا ہے طعن اور تشنیع کا طریق نہ اختیار کیا جائے۔ یا اسی طرح دُنیوی دباؤ سے کسی شخص سے مذہب بدلوایا جائے۔ یا سیاسی طور پر قوموں کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش نہ کی جائے جیسا کہ ملکانوں کے متعلق ہُوا۔

(۵) پانچویں یہ کہ جو کام ایک قوم کر رہی ہو۔ اس سے وہ دوسری کو روکنے کا حق نہیں رکھتی۔ مثلاً ہندو لوگ مسلمانوں سے چھُوت کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو بھی حق ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ان سے چھوت کریں۔

(۶) چھٹی شرط معاہدہ صلح کی یہ ہونی چاہیئے۔ کہ ہر ایک قوم کا انتخاب انکی اپنی قوم کے افراد کے ذریعہ سے کیا جائے۔ یعنی نہ صرف یہ شرط ہو۔ کہ ہر ایک قوم کو اس کی تعداد کے مطابق نیابت دی جائے۔ بلکہ یہ بھی شرط ہو۔ کہ ہر قوم کے نمائندے صرف اسی کے ووٹوں سے منتخب کئے جاویں۔

(۷) ساتویں یہ ضروری ہے کہ ایسے قواعد تجویز کئے جائیں کہ جن کی موجودگی میں کثیر التعداد قومیں قلیل التعداد قوموں پر ظلم نہ کر سکیں یا ایسے قواعد نہ بنا سکیں۔ جو ان کے عقائد یا احساسات کے خلاف ہوں۔

(۸) آٹھویں ایسے قوانین بنائے جائیں۔ جن کی مدد سے اس وقت کہ قوموں میں جھگڑا پیدا ہو جائے۔ فساد کو روکا جا سکے اور اس کو پھیلنے نہ دیا جائے۔

(الف) ہر تین سال کے لئے ایک محکمہ تفتیش تمام اقوام ہند کی طرف سے مقرر کیا جائے۔ جس کا یہ کام ہو۔ کہ بین الاقوامی فسادات کے موقعہ پر اصل اسباب کو معلوم کرے۔ اور اس کے متعلق اپنی رپورٹ کو فوراً شائع کرے۔ اس جماعت میں ہندو مسلمان سکھ پارسی۔ ادنیٰ اقوام اور مسیحیوں وغیرہ کے نمائندے ہوں۔

(ب) اس جماعت کو برضامندی فریقین صلح کرانے کا بھی حق ہونا چاہیئے۔

(ج) اگر صلح نہ ہو۔ اور تحقیقات کی بنار پر ایک فریق پر ظلم ثابت ہو جائے۔ تو اس صورت میں اس فریق کے ہم قوموں یا ہم مذہبوں کا فرض ہو گا کہ وہ انکی ہمدردی سے باز رہیں۔ اور اس کو مجبور کریں کہ وہ اپنے ظلم کی تلافی کرے۔ اور اگر ظالم ایسا نہ کرے تو اسے تمدنی سزا دیں۔

(۹) نواں امر۔ ایسی تدابیر اختیار کی جائیں کہ یہ معاہدات ہمیشہ کے لئے قائم رہیں۔ اور اس امر کا امکان نہ رہے کہ جب کوئی کثیر التعداد جماعت اس امر کو محسوس کرے کہ اب مجھے قلیل التعداد جماعتوں کی ہمدردی حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور میں اس کی مدد کے بغیر کام چلا سکتی ہوں تو وہ ان معاہدات کے خلاف قانون پاس کر دے۔

یہ ہیں وہ تجاویز جن کی تفصیل آپ رسالہ اساس الاتحاد میں پائینگے۔ گو سیاسی لیڈر اور اخبار اسوقت مایوسی انگیز خیالات ظاہر کر رہے ہیں۔ لیکن ہم انکو یقین دلاتے ہیں کہ اگر وہ اس رستہ پر چلیں گے تو بہت جلد منزل مقصود کو پالینگے۔

397

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات پر سرسری نظر

ذبح البقر سے فائدہ ہے نقصان نہیں

زمیندار ۸ رجب المرجب ۱۳۴۳ھ نے خوب لکھا ہے :-

"ہندوستان میں مواشی کی تعداد کا بلحاظ تناسب آبادی اس لئے کم نہیں کہ یہاں زیادہ گائیں ذبح ہوتی ہیں۔ کیونکہ ڈنمارک۔ امریکہ۔ کنیڈا۔ آسٹریلیا۔ ارجن ٹائن اور اسی قسم کے دیگر ممالک میں جہاں تناسب آبادی کے لحاظ سے ہندوستان کی نسبت مواشی زیادہ ہیں۔ وہاں ذبح بقر ممنوع نہیں ہے۔ بلکہ وہاں کے باشندے یقیناً ہندوستانیوں سے زیادہ گائے کا گوشت کھاتے ہیں۔

اولاً ان ملکوں میں ہزاروں ایکڑ زمین بن جُتی پڑی ہے۔ لہذا مواشی کو نہایت اچھی چراگاہیں اور عمدہ آب و ہوا سے مستفید ہونے کا موقع ملتا ہے۔ دوم ان ملکوں میں کشاورزی کا کام زیادہ تر مشینوں سے لیا جاتا ہے۔ اور علی العموم بیل کام میں نہیں لائے جاتے۔ ہندوستان میں ایک کروڑ مواشی بیماری اور بھوک کی آفات کا شکار ہو گئے۔ طغیانی سے ہر سال ہزاروں مویشی تباہ ہو جاتے ہیں۔ جانوروں پر محنت زیادہ پڑتی ہے۔ اور دوسری طرف انہیں چارہ نہیں ملتا۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں شرح اموات زیادہ ہو رہی ہے۔ اور جو زندہ ہیں۔ وہ عام طور پر کمزور اور مریل دکھائی دیتے ہیں۔

ہندوستان بھر میں گائے کا گوشت سب سے زیادہ صوبجات متحدہ میں کھایا جاتا ہے۔ اور برآمد کے لئے بھی یہی صوبہ سب سے زیادہ گائیں مہیا کرتا ہے۔ سری جہا منڈل کے وفد کو جواب دیتے ہوئے گورنر صاحب نے فرمایا تھا کہ ان کے صوبہ میں مواشی کی تعداد ہر سال زیادہ ہو رہی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ذبح بقر یا برآمد البقر ہندوستان میں قلت تعداد مواشی کی تخفیف کا باعث نہیں ہے۔"

تفتیش کی جائے تو ایسے ہزاروں "مو"لانا ہیں

زمیندار ایک مولوی صاحب کا ذکر کرتا ہے "مولوی صاحب کا شیوہ غض بصر یہاں تک بڑھا ہوا ہے۔ کہ جب انگریزی جرائد میں عورتوں کی تصویریں چھپ کر آتی ہیں۔ تو آپ آنکھیں بند کر کے منہ پھیر لیتے۔ اور انہیں نظر بھر دیکھنا گناہ کبیرہ خیال فرماتے ہیں۔

پچھلے دنوں "ٹائمز آف انڈیا" میں ممتاز زوجہ کی تصویر چھپکر آئی۔ ہم نے مولوی صاحب کو بلا کر ان سے کہا کہ "حضرت آپ بھی اسے دیکھ لیجئے"۔ مولوی صاحب آنکھوں پر ہاتھ رکھکر چل دئے اور ساتھ ہی آپ نہایت طول طویل "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" سے ہماری تواضع کر دی۔ یاروں نے ایک سازش کی اور "ٹائمز آف انڈیا" کا پرچہ میز پر رکھ کر سب دوسرے کمرے میں چلے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد چھپ کر جو دیکھا تو کیا منظر نظر آیا کہ مولوی صاحب "ٹائمز" کا وہی پرچہ کھولے ممتاز بیگم کی تصویر پر جھکے ہوئے نہایت ناقدانہ انداز سے اس کا معائنہ فرما رہے ہیں۔ ہم نے کھانسنا کھنکارنا شروع کیا۔ اور یک ایک کرکے سب سے جو کھلنے لگے۔ تو مولوی صاحب کی پریشانی قابل دید تھی"

تقویٰ اور پرہیز سے مولانا بن جانا اور چیز ہے۔ لیکن حقیقی صحبت صادقین ہی سے حاصل ہوتی ہے۔

ذبح کرنے سے مویشی کم نہیں ہوتے

"مسودہ قانون تحفظ مویشی کے حامیوں نے انداز لگایا ہے۔ کہ اس تجارت کے لئے ...... ۵ مویشی سالانہ ذبح کئے جاتے ہیں حالانکہ کل تعداد مویشی ......۱۲۵ ۔ اسکے معنے یہ ہیں کہ ذبح شدہ مویشی کی تعداد ۴ فیصدی ہے۔ اور مویشی کی تعداد میں کوئی بڑی کمی واقع نہیں ہوتی۔ اور اگر اتنی تعداد میں مویشی ذبح نہ کئے جائیں۔ جب بھی یہ کمی واقع ہو کر رہیگی البتہ اسکی صورت اس سے مختلف ہوگی۔ اس صورت میں یہ ہوگا کہ مویشی بڑھاپے یا بھوک سے مر جائینگے"

شاہ کابل کے اسلامی اخلاق

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور جب فتح مکہ کے بعد آپ کے جانی دشمن پیش کئے گئے۔ تو آنحضرت نے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا۔ لا تثریب علیکم الیوم - آج کے دن تم پر کوئی الزام نہیں۔ آپکا ایک اُمتی ہونے کا دعویدار اپنے ہم مذہب مد مقابل علماء و فضلاء و سرداروں کو جنہیں عبدالرشید ملائے لنگ اور عبداللہ المشہور بہ [illegible] بھی تھے) ان الفاظ میں یاد کرتا ہے۔

"خدا کا شکر ہے کہ میرا غیور لشکر ان ملعون غداروں کی گردنوں میں پٹہ ڈالکر میرے سامنے لے آیا۔ میں خدا سے دعاگو ہوں۔ کہ آپ ہمیشہ اس قسم کے غداروں کو شیروں کی طرح اپنے پدر عاجز کے پاس لایا کریں"

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ یہ مسلمانوں کا بادشاہ اور اسلامی مقتدا!

دنیا کا چکر سو گھنٹے میں

ہوائی جہازوں نے گذشتہ ۲۱ کی مدت میں حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ ۱۹۰۳ء میں انکی رفتار ۲۷۶ میل فی گھنٹہ تک ہے وہ ایک وقت میں بلا انقطاع ۳۲۹۳ میل کا فاصلہ طے کر گئے۔ مسلسل ۳۸ گھنٹے تک ہوا میں رہنے لگے۔ اور ۳۹۸۵۷ فٹ کی بلندی تک اُڑنے لگے۔

اسوقت ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ اور تقریباً ۲۰ ہزار میل ہوائی راستہ طیار ہو چکا ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ دنیا بھر کے ارد گرد چکر لگانے کے لئے ہوائی راستے بن جائیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ بہت جلد ہم اس قابل ہو جائینگے۔ کہ سو گھنٹہ میں دنیا بھر کے ارد گرد پھر آئیں۔

ساہوکارہ بل کے ہندو کیوں مخالف ہیں

"قانون کا مفاد یہ ہے۔ کہ جو شخص سُودی قرضے دینے کا کاروبار کرنا چاہے وہ اپنا نام باقاعدہ رجسٹری کرائے اور لین دین کا پورا حساب صاف اور صحیح رکھے۔ ان پابندیوں کے عاید کرنے کا مقصد و مدعا محض یہ ہے۔ کہ ساہوکاروں اور مہاجنوں کی خیانت اور حیل و فریب کا سلسلہ مسدود ہو جائے۔ غریب نادار کسان سرمایہ داروں کے ہولناک مظالم سے محفوظ و مصئون رہیں"

افسوس کہ ہمارے ہندو بھائی اس قانون کو ہندو مسلم کا سوال بنا کر تحریراً و تقریراً اسکی مخالفت کر رہے ہیں۔ ہمارے نزدیک ان کی یہ مخالفت ہی بتاتی ہے۔ کہ دال میں کچھ کالا کالا ہے۔ ورنہ کون ہے جو حساب کتاب باقاعدہ رکھنے کو بُرا سمجھتا ہو۔ یا اسکی مخالفت کو حق بجانب قرار دے سکتا ہے۔ خدا کرے کہ مسلمانوں کو یقین آ جائے کہ سُود لینا بُرا ہے۔ تو سود دینا بھی ناجائز ہے۔ اور وہ یک قلم اس سے رک جائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ضرورتوں کا خود کفیل ہو گا ایمان اور یقین کی ضرورت ہے۔

کیا یہ سچ ہے؟

ہمعصر زمیندار لکھتا ہے کہ:-

"لاہور کی ایک مخلوط کلب میں بعض "اسلام باختہ" مسلمان اپنی بیویوں اور بیٹیوں سمیت شریک ہوتے ہیں۔ وہاں مذہب کی غیرت کا پردہ تک بھی اُٹھ جاتا ہے۔ اور ہندو مرد اور مسلمان عورت۔ مسلمان مرد اور ہندو عورت باہم عشق عاشقی کر کے اتحاد ہندو مسلم کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ اپنے سوا ساری دُنیا کو غیر مہذب ناشائستہ بد اخلاق اور دقیانوسی سمجھتے ہیں"

ہم تو یقین نہیں کر سکتے کہ ایسا ہوتا ہو اپنی قوم پر آپ ہی ایک الزام دینا ٹھیک نہیں :

وادی الجبال سیرت

"ویلز کے جنوبی علاقہ وادی میں ایک پہاڑ پھر حرکت کر رہا ہے۔ اسکی وجہ سے امور عامہ کو بڑا نقصان پہنچ رہا ہے۔ اس وادی کی سب سے بڑی سڑک کے اچھے خاصے رقبے میں بڑے بڑے شگاف پڑ گئے ہیں۔ اس سڑک پر ہر قسم کی آمد و رفت بند ہو گئی ہے (اور) حالت یہ ہے۔ کہ اس وادی کے بالائی حصہ کی آبادی بالکل منقطع ہو گئی ہے۔ پانی وغیرہ کی بہم رسانی میں ناقابل تدارک مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔" اب تو پہاڑ بھی چلنے لگے۔ قیامت قریب ہے۔ کیا مسلمانوں کا مسیح قیامت کے بعد آئیگا ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

398

خطبہ جمعہ

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۲۵ء

اعمال میں اخلاص اور نیت کا فرق مرتبہ میں فرق پیدا کرتا ہے

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

دنیا کا ہر کام اسباب سے وابستہ

دنیا کے کارخانے اور اس کے نظارہ پر جب ہم بار بار نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے تمام کاروبار اسباب کے ساتھ وابستہ ہیں۔

طبعی امور کے ساتھ نیت اور ارادہ کا دخل نہیں

بعض کام اور بعض امور تو طبعی ہیں اور بعض شرعی ہیں طبعی امور تو وہ ہیں جن کے ساتھ نیت اور ارادہ کا تو دخل نہیں جب ایک خاص قسم کے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں تو وہ کام بھی ہو جاتا ہے خواہ کوئی اس کام کے ہونے کا ارادہ کرے یا نہ کرے مثلاً اگر کوئی شخص پانی پئے تو وہ ضرور سیر ہو جائیگا خواہ وہ سیر ہونے کا ارادہ کرے خواہ نہ کرے اسی طرح جو روٹی کھائیگا اُسکا پیٹ ضرور بھر جائیگا خواہ وہ پیٹ کے بھرنے کا ارادہ کرے یا نہ کرے بعض بیمار یونہی انسان کھاتا بھی چلا جاتا ہے مگر اسکی بھی کچھ حد ہوتی ہے یہ نہیں کہ اسکا پیٹ بھر جانے کا کوئی وقت ہی نہیں آتا۔ اسی طرح بعض پاگل کھانا ترک کر دیتے ہیں انکو زور کے ساتھ اور بعض حالات میں نلکی کے ساتھ کھانا اندر پہنچایا جاتا ہے ان پاگل یا مریض کا کوئی ارادہ نہیں ہوتا مگر کھانا اندر پہنچ کر پیٹ بھر دیتا ہے۔ ایک آدمی جو برف کے پانی سے نہائے گا وہ ضرور ٹھنڈا ہو جائے گا خواہ وہ دل میں کتنی ہی خواہش اور ارادہ گرم ہونے کا بھی کرتا رہے اسکے ارادہ کا کچھ اثر نہیں ہوگا اسی طرح ایک شخص گرم لحاف اوڑھ کر پڑ جائے تو چاہے وہ سرد ہونے کا ارادہ اور خواہش بھی رکھتا ہو تو وہ سرد نہیں ہوگا بلکہ طبعی طور پر ضرور وہ گرم ہی ہوگا تو طبعی اسباب میں نیت اور ارادہ کا کوئی دخل نہیں ہوتا گو ایک حد تک نیت اور ارادہ بھی طبعی قانون میں مؤثر اور تاثرات کا رنگ رکھتی ہیں۔ مثلاً مؤثر طاقت کے مقابلہ پر تاثر والی قوت کو کھڑا کر دیا جائے تو مؤثر قوت کوئی شک نہیں کہ کمزور ہو جائیگی مثلاً جو شخص گرمی میں یہ ارادہ کرے کہ میں گرمی کو برداشت کرونگا تو بیشک اسکو گرمی کم محسوس ہوگی مگر یہ نہیں کہ اسکو گرمی ہی نہ لگے اسی طرح جو شخص یہ ارادہ کرے کہ میں برف کی ٹھنڈک اور سردی کو برداشت کرونگا تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اسکو سردی کم محسوس ہوگی مگر یہ نہیں کہ اسکے اس ارادہ سے طبعی قانون اسپر اثر ہی نہ کرے یہ ممکن ہے کہ اگر اسکو برف کے پانی میں کھڑا کر دیا جائے تو وہ برداشت کی نیت اور ارادہ کرنیکی وجہ سے سردی کم محسوس کرے لیکن یہ نہیں ہوگا کہ اسکو برف کے پانی میں غوطہ دیا جائے تو اسکو گرمی ہونے لگ جائے اور یہ بھی نہیں ہوگا کہ کھاتے جائیں اور پیٹ نہ بھرے پیتے ہی جائیں اور سیر نہ ہوں بیشک ایک حد تک طبیعت طبعی اسباب کا مقابلہ بھی کرتی ہے مگر وہ ایک محدود طاقت ہے غیر محدود نہیں۔

شرعی امور میں نیت و ارادہ کا بڑا دخل ہے

اس طبعی قانون کے مقابلہ میں ایک شرعی قانون ہے کہ اس میں نیت اور ارادہ کو بہت بڑا دخل ہے گو بے نیت کے بھی اس قانون میں فائدہ پہنچ جاتا ہے جیسا کہ طبعی قانون میں ارادہ اور نیت بھی ایک حد تک فائدہ دیتا ہے جیسا کہ کوئی شخص اگر [illegible] نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت سے ادا نہیں کرتا وہ لوگوں کو دکھانے کیلئے نماز پڑھتا ہے تو گو اسکو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل نہیں ہوتی مگر وہ مسلمان کہلاتا ہے یا نماز روزہ سے وہ کوئی اور فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے تا لوگ اُسکو مسلمان خیال کر کے فائدہ پہنچائیں تو وہ فائدہ اسکو پہنچ جاتا ہے غرض جسطرح طبعی قانون میں ایک حد تک ارادہ اور نیت کی قوت فائدہ پہنچاتی ہے اسی طرح شرعی قانون میں ایک حد تک ارادہ اور نیت کی کمزوری بھی نقصان سے بچاتی ہے جسطرح طبعی قانون میں مخالف ارادہ بہت حد تک اثر نہیں کرتا یا کرتا ہے تو بہت کم اسیطرح شرعی قانون میں جتنا ارادہ زیادہ ہوگا اور نیت جتنی اچھی ہوگی اتنا ہی اس کام کا نتیجہ اچھا اور نقصان اور تکلیف سے پاک ہوگا اور جتنا ارادہ اور اخلاص کمزور ہوگا اسکا نفع بھی بمقابلہ اس امر کے کمزور ہوگا دونوں قانونوں میں کتنا بڑا فرق ہے

رسول کریم و صحابہ کے اعمال یکساں مگر نتائج میں فرق

ایک طرف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو دیکھو اور دوسری طرف ایک عام مسلمان کو دیکھو [illegible] کتنا بڑا فرق ہے ایک کے نوکر کروڑوں کروڑ [illegible] فضیل غلامی میں آ گئے اور ایک کو کوئی پوچھتا بھی نہیں اور ایک کیلئے خدا تعالیٰ بیحد غیرت و قدرت دکھاتا ہے اور ایک کیلئے نہ وہ غیرت ہے نہ وہ قدرت ہے مگر ہے وہ بھی مسلمان نمازیں وہ پڑھتا ہے حج وہ کرتا ہے زکوۃ بھی وہ دیتا ہے اگر دونوں کے اعمال ملائے جائیں تو میرے نزدیک ایک عام مسلمان نمازیں زیادہ پڑھ سکتا ہے اور روزے زیادہ رکھ سکتا ہے بسا اوقات ایسا ہوا ہے اور صحابہ میں ایسے لوگ موجود تھے جو رسول اللہ صلعم سے زیادہ ساری ساری رات تہجد اور نمازیں پڑھتے تھے اور دن کو روزے رکھا کرتے تھے اور جیسی تو ایک مالدار تو یقیناً بڑھ کر عمل کرتا ہے کہ وہ زکوۃ ادا کرتا ہے مگر رسول اللہ نے کبھی زکوۃ نہیں دی کیونکہ آپ کے پاس روپیہ جمع ہوا ہی نہ آپ نے زکوۃ دی تو ایک عام مسلمان ظاہری اعمال میں کہیں زیادہ نظر آتا ہے مگر خدا تعالیٰ کے معاملہ کو جب ہم دیکھتے ہیں تو اس سے وہ معاملہ نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اگر محض نماز و روزہ شریعت تھی اگر محض حج و زکوۃ شریعت تھی تو پھر اسکے ساتھ رسول اللہ سے بہت بڑھ کر خدا تعالیٰ کا سلوک ہونا چاہیئے تھا اور بہت زیادہ اسکے اعمال کا اسکو نتیجہ ملنا چاہیئے تھا پھر کیا چیز تھی کہ جس نے رسول اللہ کی عظمت اور شان کو تو بہت اونچا کیا اور اسکا اتنا اثر نظر نہ آیا کیا

یہ فرق اخلاص و نیت سے پیدا ہوا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خدا تعالیٰ کی کوئی رشتہ داری اور نعوذ باللہ خلاف عدل پاسداری تھی کہ انکے تو خدا نے حقوق ادا کر دیئے لیکن اسکے ادا نہ کئے اسکا ایک ہی جواب اور ایک ہی نتیجہ ہے کہ اس کا ارادہ وہ ارادہ نہیں جس ارادہ کے ساتھ رسول اللہ کھڑے ہوتے اسکی وہ نیت وہ اخلاص نہ تھا جس اخلاص اور نیت سے رسول اللہ ان اعمال کو بجا لاتے تھے پس اس نیت اور اخلاص کے اختلاف سے نتائج میں بھی اختلاف پیدا ہو گیا سب کچھ کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مگر اسکا ارادہ وہ ارادہ نہیں تھا جو رسول اللہ کا تھا اور اسکی نیت وہ نیت نہ تھی جو رسول اللہ کی تھی چنانچہ آپ نے ایک دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ انکے درجہ کے متعلق بھی اُسوقت لوگوں کے دل میں سوال پیدا ہوا ہے کیونکہ بعض اور صحابہ بھی تھے جنھوں نے خدا کی راہ میں اپنا سارا مال دیدیا تھا اور ایسے بھی تھے جو عبادت کیلئے مسجد میں ہی رہتے تھے) کہ ابوبکر کو نماز روزہ کی وجہ سے دوسروں پر فضیلت نہیں بلکہ اسکی فضیلت اس چیز کے باعث ہے جو اس کے دل میں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت نے انہیں لوگوں کے اس سوال اور شک کا جواب دیا ہے کہ ابوبکر کو اتنی فضیلت کیسے ہو گئی۔

پس قانون شرعی میں بڑائی اور تنزل اخلاص اور ارادہ کی کمی اور زیادتی پر بہت کچھ منحصر ہے اگر ایک شخص نیک ارادہ سے اعمال بجا لاتا ہے اور وہ مخلص ہے تو جو نتیجہ اسکے اعمال کا نکلے گا وہ نتیجہ دوسرے کے اعمال کا نہیں نکلے گا جسکے اعمال میں اخلاص اور نیک ارادہ نہیں پایا جاتا یا کم پایا جاتا ہے

محض اخلاص بھی کافی نہیں

بعض لوگ [illegible] لگ گئے ہیں اور وہ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ برے اعمال کا بھی وہی نتیجہ نکلتا ہے جو نیک ارادہ کے ساتھ نیک اعمال کا۔ بیشک جو شخص اخلاص اور نیک ارادہ سے نماز پڑھے گا اور روزے رکھے گا وہ اسکا ضرور نیک اجر پائیگا مگر [illegible] نہیں کہ کوئی یہ کہے کہ ہم بڑا اخلاص رکھتے ہیں مگر نمازیں نہیں پڑھتے روزے نہیں رکھتے یہ ممکن نہیں کہ دھواں ہو اور آگ نہ ہو ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ نوافل میں فرق پڑ جائے [illegible] انسان اور کاموں کی وجہ سے قلیل وقت اسپر صرف کر سکتا ہے۔

دنیا کا ہر کام نیت سے دین بن جاتا ہے

نیکی صرف نماز روزہ حج اور زکوۃ ہی میں نہیں بلکہ خود اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی فکر کرنی یہ بھی ثواب ہے اگر ثواب اور تعمیل ارشاد کے لئے اپنی بیوی کے منہ میں بھی لقمہ ڈالتا ہے یا اپنے بچہ کو سبق سکھاتا ہے یا نوکروں غلاموں سے نیک سلوک کرتا ہے تو وہ بھی نیکی کرتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالانکہ یہ کام کافر بھی کرتے ہیں مگر یہ اپنی نیت اور اخلاص کی وجہ سے اجر پا جاتا ہے کیونکہ اسلام نے تمام بنی نوع انسان اور دنیا کی تمام مخلوقات سے بلکہ چیونٹیوں تک سے نیک سلوک کرنا نیکی قرار دیا ہے اسلئے اگر وہ احتساباً اعمال بجالاتا ہے تو اسکا ہر فعل دنیا کا بھی نیکی میں شمار ہوتا ہے اگر تاجر ہے تو اسکے تجارتی کاروبار نیکی ہیں اگر مزدور ہے تو اسکا نوکری ڈھونڈنا اگر ملازم ہے تو اسکا اپنی ملازمت پر جانا اور وہاں کام کرنا۔ ہر حرفہ والا جو کوئی حرفہ کرتا ہے ایک دوکاندار جو دوکان کرتا ہے اسکا ہر سودا جو وہ دیتا ہے ایک راج جو راجگیری کرتا ہے بلکہ ایک ایک اینٹ جو وہ لگاتا ہے ایک لکڑہارا جو کلھاڑا مارتا ہے وہ سب نیکی ہے جسکا اجر اسکو ملے گا بشرطیکہ وہ اپنے دنیاوی کام میں بھی خداتعالیٰ کی رضاء کو مدنظر رکھے اسطرح انسان اپنے اخلاص سے اپنے ہر ایک فعل کو نیکی بنا لیتا ہے بلکہ جو کام کہ دوسروں کیلئے عیاشی سمجھے جاتے ہیں وہ بھی اسکے لئے نیکی ہو جاتے ہیں ٭

ایک تمثیل

صوفیاء نے ایک واقعہ لکھا ہے جسے مسیح موعودؑ بھی بیان فرمایا کرتے تھے اور میں نے پہلے حضرت صاحب ہی سے سنا ہے کہ ایک بزرگ روزانہ ایک تھال کھانے کا تیار کرا کر کہیں لیجایا کرتے تھے اپنی بیوی کو انھوں نے کچھ نہیں بتایا تھا کہ وہ کسکے لئے لے جاتے ہیں جس سے انکی بیوی کو شبہ ہوا کہ شاید انکا کسی سے ناجائز تعلق ہے اتفاق سے وہ بزرگ ایکدن بیمار ہو گئے انھوں نے بیوی سے کہا کہ چاول پکا کر فلاں جگہ دریا کے پار ایک بزرگ رہتے ہیں انکے پاس لیجاؤ بیوی نے کہا کہ راستہ میں دریا ہے میں کیسے پار اتروں گی انھوں نے کہا کہ میرا نام لیکر دعا کرنا کہ الٰہی اس شخص کا تجھے واسطہ دیتی ہوں جو کبھی عورت کے پاس نہیں گیا چنانچہ وہ کھانا لیکر گئی اور دریا کے کنارے کھڑے ہو کر اسی طرح دعا کی جس کے بعد ایک کشتی آ گئی وہ سوار ہو کر پار اس بزرگ کے پاس چلی گئی جب وہ چاولوں کا طباق کھا چکے تو اس نے بزرگ سے کہا کہ اب میں واپس کیسے جاؤں اس بزرگ نے کہا کہ تم میرا نام لیکر خدا سے دعا کرنا کہ الٰہی اس شخص کا میں تجھے واسطہ دیتی ہوں جسنے کبھی ایک دانہ بھی چاول کا نہیں کھایا چنانچہ اُسنے اسی طرح دعا کی جھٹ کشتی آ گئی اور وہ سوار ہو کر گھر آ گئی اور اپنے میاں سے کہنے لگی کہ میں تو سمجھتی تھی کہ خدا سچائی سے دعائیں قبول کرتا ہے مگر آج معلوم ہوا کہ وہ جھوٹ سے زیادہ قبول کرتا ہے کیونکہ میں تمھاری بیوی ہوں اور یہ تمھارے بچے ہیں اگر عورت کے پاس تم نہیں گئے تو یہ بچے کس کے ہیں اور اس بزرگ نے بھی میرے سامنے چاولوں کا بھرا ہوا طباق کھایا ہے تو یہ درست کیسے ہو سکتا ہے کہ انھوں نے کبھی ایک دانہ بھی چاول کا نہیں کھایا انھوں نے جواب دیا کہ یہ جھوٹ نہیں سچ ہے کیونکہ میں کبھی اپنے نفس کی خواہش سے عورت کے پاس نہیں گیا اور نہ کبھی اس بزرگ نے اپنے نفس کی خواہش سے کھانا کھایا ہمارے تعلقات اور کھانا پینا اسی کے حکم کے ماتحت اور احتساباً ہی ہیں۔

سید عبدالقادر جیلانیؒ کا کھانا پینا خدا کے حکم سے

سید عبدالقادر جیلانی صاحبؒ نے لکھا ہے کہ میں کھانا نہیں کھاتا جب تک کہ خدا مجھے یہ نہیں کہتا کہ میں تجھے اپنی ذات کی قسم دیتا ہوں کہ تو کھانا کھا اور میں پانی نہیں پیتا جب تک کہ خدا مجھے یہ نہیں کہتا کہ میں تجھے اپنی ذات کی قسم دیتا ہوں تو پانی پی اور میں کپڑا نہیں پہنتا جب تک کہ خدا مجھے یہ نہیں کہتا کہ میں تجھے اپنی ذات کی قسم دیتا ہوں کہ تو کپڑا پہن۔ بعض آدمی اپنی نادانی سے یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت عبدالقادر نعوذ باللہ کپڑے اتار کر ننگے ہو جاتے تھے اور کھانا چھوڑ کر بھوکے بیٹھ جاتے تھے اور خدا انکو اپنی ذات کی قسمیں دے دیکر کھانا کھلاتا اور کپڑا پہناتا تھا حالانکہ ننگا ہو جانا یہ تو جہالت ہے اور کھانا چھوڑ دینا خودکشی ہے ایک ادنیٰ مومن کی بھی یہ شان نہیں کہ وہ ایسی حرکت کرے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ کھانا نہیں کھاتے تھے جبتک کہ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا کا حکم ان کے سامنے نہیں آ جاتا تھا وہ کپڑا نہیں پہنتے تھے جبتک کہ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کا حکم ان کے سامنے نہ آ جاتا تھا کہ خدا کی نعمت کا اثر کپڑوں کے ذریعہ بدن پر بھی ظاہر کرنا چاہئے یہ نہیں کہ خاص طور پر خدا ان کے آگے قسمیں کھایا کرتا تھا بلکہ یہ وہی قسمیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے ذریعہ خداتعالیٰ سے سنی وہی قسمیں سید عبدالقادرؒ کو انکی تیزی طبع کی وجہ سے نظر آ جاتی ہیں اور ہر ارشاد الٰہی ان کو نمایاں نظر آ جاتا تھا کیونکہ جب خدا نے قرآن کریم میں اپنی نعمتوں کا ذکر کر کرکے انکی قسمیں کھائی ہیں تو پھر خدا تو قسم کھا چکا اس لحاظ سے خدا قسم کھاتا تھا تب وہ کھاتے تھے۔

دوستوں کو نصیحت اخلاص فی العمل پیدا کرو

پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ بہت ہیں جو نمازیں بھی پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں زکوٰۃ بھی دیتے ہیں اور چندے بھی ادا کرتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے ہمدردی بھی کرتے ہیں مگر وہ برکات جو انہیں حاصل ہونی چاہئیں حاصل نہیں ہوتیں اسکی وجہ یہ نہیں کہ ان کے ظاہری معاملات دینی میں کوئی فرق ہے بلکہ اخلاص اور ارادہ کی مضبوطی میں نقص ہوتا ہے یہی اخلاص اور ارادہ ہی ہے جس نے ابو بکرؓ اور ابو ہریرہؓ کی شان میں فرق پیدا کر دیا اور یہی اخلاص اور ارادہ ہی ہے کہ جسکی وجہ سے ابو ہریرہ اور آجکل کے ایک عام مسلمان میں فرق ہے ٭

اخلاص و نیت سے بڑا فرق پڑتا ہے

اخلاص اور نیت کا فرق مرتبہ اور شان میں فرق پیدا کر دیتا ہے۔ نیت اور ارادہ خالی بھی کوئی چیز نہیں کیونکہ عبادات کے لئے یہ ایک روح ہے پس روح بغیر جسم کے کچھ نہیں کر سکتی بلکہ وہ مفید تب ہی ہو سکتی ہے کہ جسم بھی ہو اور روح بھی پس اگر نیت اور ارادہ کے ساتھ عمل نہیں تو اسکا کچھ فائدہ نہیں اور اگر کوئی اخلاص اور نیت کے ساتھ ایک تسبیح بھی کہتا ہے تو اسکا وہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ جو سالہا سال کی عبادتوں سے بھی نہیں پیدا ہو سکتا اور اگر کوئی انتہا کی والی توجہ کے ساتھ ایکبار بھی سُبْحَانَ اللّٰہ کہتا ہو تو اسکا ایکدفعہ کا کہا ہوا کلمہ وہ نتائج پیدا کرتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی کی بلندیوں سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ پس اگر تمھارے اعمال کے ساتھ نیت اور اخلاص نہیں یا نیت اور اخلاص کے ساتھ ظاہری اعمال بھی بجا نہیں لاتے تو تمھاری مثال ایسی ہے جیسے کوئی سو گیا پھر اٹھ بیٹھا جسطرح وہ پہلے خالی ہاتھ تھا اسی طرح وہ نیند کے بعد خالی ہاتھ رہا یا اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بدن پر تیل ملکر اپنے اوپر پانی ڈالتا ہے اور پانی کا ایک قطرہ بھی اسکے بدن پر نہیں ٹھہرتا شاید پانی کا کوئی قطرہ تو اسکے بدن کے کسی حصہ پر جہاں تیل نہ لگا ہو رہ بھی جائے مگر ایسے انسان کو جسکی نمازیں اخلاص بن ہوں کوئی بھی نفع نہیں پس تم اپنی عبادات میں اخلاص پیدا کرو اور دنیوی معاملات اور دوستیوں میں اپنی نیتوں اور ارادوں کو درست کرو کیونکہ بغیر روح کے جسم کچھ چیز نہیں خواہ جسم کتنا ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو لیکن اگر روح نہیں تو وہ کچھ حرکت نہیں کریگا اسی طرح کسی نیکی اور عمل کا نیک نتیجہ پیدا نہیں ہوتا جبتک کہ ظاہری اعمال میں نیت اور اخلاص نہ ہو چاہے وہ کتنی ہی نمازیں پڑھے یا روزے رکھے اگر وہ اپنی عبادات میں اخلاص اور پوری توجہ کا عادی نہیں اسکے ایمان اور عرفان میں کوئی زیادتی نہیں ہو سکتی جہاں تم ظاہری اعمال بجا لاؤ وہاں اپنی روح بھی پیدا کرو کیونکہ اسکے بغیر کوئی ترقی نہیں ٭

ایاک نعبد و ایاک نستعین میں خدا نے کیا ہدایت دی۔

اور درحقیقت ایاک نعبد و ایاک نستعین میں یہی دونو باتیں بیان کی گئی ہیں کہ بندہ کہتا ہے کہ ظاہرہ اعمال تو میں بجالاتا ہوں جو میرے بس میں ہیں اور باطنی طور پر تو مجھے عطا فرما اور اسکے نیک نتائج پیدا کر۔ انسانی دعا کی عمدگی اور کامیابی کیلئے ایسی طاقت کی ضرورت ہے جو نہایت لطیف ہے اور اسکے مقابلہ میں انسانی روح کثیف ہوتی ہے مومن کوشش کرتا ہے کہ وہ کثافت دور ہو اور درخواست کرتا ہے کہ جو مجھ سے ہو سکتا تھا وہ میں نے کیا اب جو باقی ہے اسکے لئے حضور سے استعانت چاہتا ہوں اور پھر یہ استعانت بھی تو ایک توجہ ہی ہے جو وہ اپنے عمل پر نیک نتیجہ کے مرتب ہونے کیلئے خدا کی طرف کرتا ہے جب خدا کی طاقت اور اسکی طاقت ملکر نیک نتیجہ پیدا کرتی ہیں اگر یہ دونوں طاقتیں پیدا نہیں ہوتیں تو بندہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم بھی نہیں کہہ سکتا بلکہ اسکے کہنے کا حق تب ہی ہو سکتا ہے کہ وہ ایاک نعبد کے مطابق ظاہری اعمال اخلاص کے ساتھ بجا لائے ورنہ اسکی مثال ایسی ہوگی جیسے کوئی ٹانگیں پھیلا کر پڑ رہے اور خیال کرے کہ روٹی خود بخود اسکے منہ میں آ جائیگی جہانتک وہ اختیار رکھتا ہے عمل میں اخلاص پیدا کرے اور پوری کوشش کرے اور پھر خدا سے کہے کہ اب نیک نتائج تو پیدا کر۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے تمام اعمال میں اخلاص پیدا کریں اور ہمیں یقین ہو کہ جسکے بغیر اسکی معرفت اور عرفان کا یقین حاصل نہیں ہوتا ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

399

مسٹر ڈابسن ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور کی آمد قادیان میں

صاحب موصوف کے چارج لینے پر آغاز فروری میں جناب ذوالفقار علی خان صاحب ناظر امور عامہ (ایڈیشنل سیکرٹری) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے صاحب موصوف سے بذریعہ تحریر دریافت کیا کہ ہم آپ کو ضلع گورداسپور کی آمد پر خیر مقدم کرنے کے لئے ایک وفد بھیجنا چاہتے ہیں کسی مناسب تاریخ سے آپ مطلع فرمائیں تو وفد روانہ کیا جائے صاحب موصوف نے نہایت لطف آمیز الفاظ میں شکریہ ادا کیا اور لکھا کہ ہز ایکسلنسی گورنر بہادر پنجاب تشریف لائے ہیں انکے تشریف لے جانے کے بعد کوئی تاریخ اگر آپ پسند کرینگے تو مقرر کر دی جائیگی لیکن تین فروری میں دورہ شروع کرنیوالا ہوں اگر ہز ہولی نیس خلیفۃ المسیح پسند فرمائیں تو میں قادیان اگر انکے قریب کسی جگہ آپ کے وفد سے ملوں تاکہ آپ کو آسانی ہو۔ مجھے جلد جواب دیں۔ ناظر صاحب امور عامہ نے اس تحریر کو حضرت کے حضور پیش کر دیا اور حسب الحکم جواب دیا کہ یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ جناب قادیان تشریف لائیں ابتدائے تعیناتی ہی میں اگر اہم مقامات سے واقفیت حاصل کر لی جایا کرے تو بہت اچھی بات ہے اور مفید نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ صاحب گورنر بہادر بالقابہ کی روانگی کے بعد قادیان تشریف آنے سے قبل ہی اگر ہمیں کوئی تاریخ آپ بتا دیں تو مناسب ہے۔ صاحب موصوف نے زبانی کہلا بھیجا کہ میں قادیان آؤں گا چنانچہ انہوں حضور کا کو بمقام سٹھیالی انہیں پھر لکھا گیا کہ چونکہ آپ قریب آگئے ہیں کوئی تاریخ مقرر فرمائیں تو ہم سٹھیالی آکر خیر مقدم کریں۔ صاحب موصوف نے نہایت محبت آمیز الفاظ میں جواب دیا کہ میں اور میری میم صاحبہ اور ایک ہمارے مہمان لیڈی مس ایڈنا ۲۳ فروری کو ۱۰ بجے قادیان پہنچکر آپ سے ملیں گے اور خصوصیت سے اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح سے ملنا ہے آپ حضرت سے دریافت فرما کر مجھے مطلع فرمائیں۔ چنانچہ حضرت کے ارشاد کے ماتحت صاحب موصوف کی آمد کا شکریہ ادا کیا گیا اور درخواست کی گئی کہ آپ سب صاحب دعوت ناشتہ قبول فرمائیں کیونکہ وہ وقت ناشتہ کا ہے اور جناب کو ناشتہ تیار ملے گا اور ہمارے آدمی جناب کو کلو سوہل کے پل پر (نہر کا پل) ملیں گے۔ چنانچہ ذوالفقار علی خان صاحب ناظر امور عامہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے ناظر دعوت و تبلیغ۔ ڈاکٹر فضل کریم صاحب سب اسسٹنٹ سرجن۔ چوہدری غلام محمد صاحب پنشنر سب انسپکٹر۔ مرزا گل محمد صاحب۔ منجانب جماعت پیشوائی کیلئے تشریف لے گئے اور مہمانان کو مع تحصیلدار صاحب بٹالہ جو حال ہی میں تشریف لائے ہیں اور نہایت با خلق افسر معلوم ہوتے ہیں اور چوہدری محمد خان صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر اردو کو ہمراہ لیکر قادیان آئے۔ نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی پر نواب عبداللہ خان صاحب ان کے صاحبزادہ نے اور جناب مولوی شیر علی صاحب کی معیت میں چیف سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح اور ہیڈ ماسٹر صاحبان ہر دو مدرسہ جات و افسر صاحبان جملہ صیغہ جات و نمائندگان پریس و پنچایت نے قصبہ کے باہر نکل کر کوٹھی کے باغ کے سرے پر مہمانان کی پیشوائی کی مہمانوں نے بہمراہی مکرم عبداللہ خان صاحب۔ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے۔ جناب خان ذوالفقار علی خان صاحب۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ جناب چوہدری نصر اللہ خان صاحب ناظر اعلیٰ ناشتہ کھا کر حضرت اقدس سے ملاقات کی اور تقریباً ایک گھنٹہ تک تمام حاضرہ معاملات ملکی و سفر یورپ کے متعلق گفتگو کی اور پھر بادل ناخواستہ وقت گزر جانے پر حضرت سے رخصت لیکر قادیان کے نظام سلسلہ کے معائنہ کی خواہش کی جس پر حضرت نے مہمانوں کو رخصت کیا اور وہ شفاخانہ مدرسہ ہائی و بورڈنگ مدرسہ احمدیہ و بورڈنگ ہر دو لیڈیا مدرسہ بنات کو دیکھ چکنے پر مسجد اقصیٰ میں منارۃ المسیح دیکھنے چلے گئے۔ ڈاکخانہ اور بیت المال احمدیہ کو بھی راہ میں ملاحظہ فرمایا اور پھر نہر کے پل جیسا پراسی تانگہ میں جس میں انہیں لایا گیا تھا پہنچایا گیا۔ ناظر صاحب امور عامہ اور ڈاکٹر فضل کریم صاحب منجانب سلسلہ انہیں پہنچانے گئے۔ ان صاحبان نے اصرار کیا کہ صاحبان کو بنگلہ ائیں تک جہاں قیام گاہ تھا پہنچائیں مگر صاحب ممدوح نے باصرار رخصت کیا۔ ہر سہ مہمان صاحب کرام کو سلسلہ کا کافی لٹریچر زبان انگریزی میں تحفۃً دیا گیا اس تمام وقت میں ۱۰ بجے سے لے کر ۲ بجے تک وہ نہایت خوش معلوم ہوتے تھے اور انھوں نے بہت محبت سے شکریہ مہمان نوازی ادا فرمایا۔

قنوج سے ہر قسم کے عطریات اور ہر قسم کے تیل خوشبودار عرقیات وغیرہ لوازمات تمباکو خوردنی وغیرہ وغیرہ بذریعہ وی پی طلب کرنے سے بھیجی جائیگی اور بھاری پارسل کے واسطے کچھ پیشگی آنا چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت سے معاف فرما دیں۔
شیخ عبدالصمد سعید احمدی عطر قنوج

مجمع البحرین (اسلام و تصوف پر ویبلے کانفرنس کے مضامین) قیمت ۵ر
فرقہ بہائیہ کی شریعت قیمت ۶ر
کمالات احمدیہ بجواب شہادات مرزا ۶ر
مرہم عیسیٰ کی ڈبی قیمت ۸ر

نادر موقع احباب کیلئے

قطعہ اراضی الموسوم ریتی چھلا جو ۸۰ کنال کا ٹکڑہ ہے نہایت عمدہ موقع پر نئی اور پرانی آبادی کے درمیان ہے فروخت کیا جائیگا اس رقبہ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے تین مرلہ سے لیکر ایک ایک کنال تک کے بنائے گئے ہیں باقاعدہ بازار سڑکیں اور اسمیں ایک بڑی بھاری منڈی کا نقشہ تجویز کیا گیا ہے جو صاحب قادیان میں کوئی جائداد بنانا چاہیں انکے لئے یہ بہت عمدہ موقع ہے اسجگہ سے زمین خرید کر کے بمطابق نقشہ دکانیں وغیرہ تیار کی جاویں تو بہت کچھ کرایہ کی آمد ہو سکتی ہے۔

خدا کے فضل سے قادیان کی حیثیت دمبدم بڑھ رہی ہے ابکی خرید کی ہوئی جائداد آیندہ چند سال کے بعد اسکی بڑی بھاری قیمت ہوگی پس اس نادر موقعہ سے لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہئے۔ جو صاحب خریدنا چاہیں دفتر امور عامہ میں آکر نقشہ دیکھ کر خرید سکتے ہیں ہر ایک قطعہ ٹکڑہ کی قیمت اسکی حیثیت کے مطابق رکھی گئی ہے۔ بیرونی لوگوں کو بھی اطلاع دی جاتی ہے جنہوں نے پہلے سے ریتی چھلہ کی زمین خریدنے کے لئے درخواستیں دی ہوئی ہیں کہ اگر وہ مخصوصہ قطعہ خریدنا چاہیں تو فروری ۱۹۲۵ء تک زرثمن دفتر ہذا سے دریافت کر کے داخل کر دیں ورنہ انکی پہلی دی ہوئی درخواست کا کوئی مطالبہ نہ رہے گا۔ والسلام المشتہر ذوالفقار علیخان ناظر امور عامہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے ہمیشہ کاغانی صاحب کا تیار کردہ منجن دانتوں پر نہیں ملا ضرور استعمال کریں۔ ان بیماریوں کے لئے مجرب ہے۔ دانتوں کا ہلنا درد کرنا۔ مسوڑھوں کا پھولنا۔ مسوڑوں سے خون اور پیپ کا نکلنا پانی لگنا۔ منہ سے بو آنا۔ دانتوں کو گوشت کا خورہ لگنا تھوڑے عرصہ لگانے سے انشاء اللہ آرام ہوگا۔ دانتوں کی جڑیں مضبوط ہو کر دانت مضبوط ہو جاتے ہیں مسوڑھے اور دانتوں کی بیماریوں کا ضامن ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر

دواخانہ رحمانی عبدالرحمٰن کاغانی قادیان پنجاب

اکسیر تسہیل ولادت

کا اشتہار کئی بار الفضل میں شائع ہوا ہے۔ دوستوں نے منگوایا استعمال کیا بیحد مفید پایا۔ چونکہ الفضل کے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں اسلئے کچھ عرصہ کے لئے اشتہار بند کر دیا گیا مگر پھر بھی آجتک دوست منگواتے ہیں۔ احباب کو نوٹ کر لیں۔ یہ ولادت کے موقعہ پر بڑی عمخوار چیز ہے۔ قیمت فی شیشی صرف دو روپیہ معہ محصول ڈاک۔

مینجر شفاخانہ دلپذیر بیلا نوالی (لائن سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نئے داخل ہونیوالوں کی فہرست

بقیہ ماہ جنوری ۱۹۲۶ء

نمبر	نام	مقام
۲۷۳	معظم خان صاحب	ضلع جہلم
۲۷۴	عباس خان صاحب	″
۲۷۵	نذیر احمد صاحب	ضلع لائلپور
۲۷۶	عبدالعزیز صاحب	ضلع امرتسر
۲۷۷	محمد صاحب	ضلع جہلم
۲۷۸	جلال الدین صاحب	ضلع لائلپور
۲۷۹	عبدالجلیل صاحب	پٹھانکوٹ
۲۸۰	غلام قادر صاحب	″
۲۸۱	محمد صادق صاحب	″ گورداسپور
۲۸۲	اسمٰعیل صاحب	″ لدھیانہ
۲۸۳	غلام محمد صاحب	″ لائلپور
۲۸۴	علی محمد صاحب	″ لدھیانہ
۲۸۵	غلام محمد صاحب	″ لائلپور
۲۸۶	غلام رسول صاحب	″ گورداسپور
۲۸۷	محمد حسین صاحب	″ لائلپور
۲۸۸	جھنڈو صاحب	″ گورداسپور
۲۸۹	حضور صاحب	″ لائلپور
۲۹۰	علی محمد صاحب	″ گورداسپور
۲۹۱	فضلدین صاحب	″ سیالکوٹ
۲۹۲	علمدین صاحب	″ امرتسر
۲۹۳	مختار احمد صاحب	″ لاہور
۲۹۴	عبدالحمید صاحب	″ لاہور
۲۹۵	علمدین صاحب	″ لاہور
۲۹۶	محمد رمضان صاحب	″ جہلم
۲۹۷	نظر محمد صاحب	″ جھنگ
۲۹۸	رحیم بخش صاحب	″ ″
۲۹۹	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب طبیہ کالج دہلی	″ کرنال
۳۰۰	عبدالحق صاحب	″ لائلپور
۳۰۱	عنایت اللہ صاحب محرر کمیٹی	″ سیالکوٹ
۳۰۲	عنایت اللہ موٹر ڈرائیور	″ ″
۳۰۳	عبدالحق صاحب	″ ″
۳۰۴	ولید اللہ پٹواری	″ ″
۳۰۵	مستری محمد اسمٰعیل صاحب	″ ″
۳۰۶	حاکم علی صاحب	ضلع لائلپور
۳۰۷	عبدالستار صاحب	″ ″
۳۰۸	سراج الدین صاحب	″ خوشاب
۳۰۹	ابراہیم صاحب	″ سیالکوٹ
۳۱۰	فتحدین صاحب	″ ″
۳۱۱	چوہدری صاحب	″ ″
۳۱۲	غلام محمد صاحب	″ ″
۳۱۳	محمد اسرائیل صاحب	″ ہزارہ
۳۱۴	محمد اسمٰعیل صاحب	″ لائلپور
۳۱۵	محمد شفیع صاحب	″ ″
۳۱۶	دین محمد صاحب	″ فیروزپور
۳۱۷	خیر دین صاحب	″ گورداسپور
۳۱۸	راجو لی صاحب	″ ہردوئی
۳۱۹	ابراہیم خان صاحب	کپورتھلہ
۳۲۰	فرحت حسین صاحب	آگرہ
۳۲۱	غلام رسول صاحب	حیدرآباد دکن
۳۲۲	محبوب علی صاحب	″ ″
۳۲۳	ولی محمد صاحب	″ فیروزپور
۳۲۴	محمد حیات صاحب	بھیرہ
۳۲۵	محمد سرور صاحب	ضلع لاہور
۳۲۶	برکت علی صاحب	″ گورداسپور
۳۲۷	محمد علی صاحب	″ شاہجہانپور
۳۲۸	فتح محمد صاحب	بھیرہ
۳۲۹	فضل کریم صاحب	″
۳۳۰	منظور الحق صاحب	ضلع جھنگ
۳۳۱	محمد اسحاق صاحب	دیوبند
۳۳۲	غلام جیلانی صاحب سب انسپکٹر پولیس	امرتسر
۳۳۳	چوہدری عبدالحمید خان صاحب	امرتسر
۳۳۴	ملک نادر خان صاحب جمعدار	ضلع شاہپور
۳۳۵	کامل دین صاحب	شکرگڑھ
۳۳۶	خزان سنگھ صاحب	″
۳۳۷	کرم سنگھ صاحب	″
۳۳۸	ہرنام سنگھ صاحب	″
۳۳۹	سید امیر حسین صاحب	شاہجہانپور
۳۴۰	عبدالرحمٰن صاحب	ضلع ہزارہ

:- باقی آئیندہ :-

مختلف خبریں

—— جرائد ترکی رقمطراز ہیں۔ کہ علاقہ قفقاز میں سخت ہولناک قحط پڑ گیا ہے۔ ۱۲ لاکھ آدمی اس کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس فاقہ کشی کی وجہ سے وبا شروع ہو گئی ہے۔ جس سے تین سو آدمی مر گئے ہیں ٭

—— اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا اجلاس ۲۸ر فروری کو شروع ہوگا ٭

—— برہما گورنمنٹ نے انقلاب آمیز پمفلٹ (جو پچھلے دنوں لاہور وغیرہ میں بھی تقسیم کئے گئے) کو ضبط قرار دیدیا ہے۔ ٭

—— ۲۷ر اور ۲۸ر جنوری کی شام کو ملانوالی منڈی اسٹیشن ضلع سرگودھا میں اتفاقاً آگ لگ گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ساٹھ ہزار کی روئی جل کر خاک سیاہ ہو گئی ٭

—— سرکار اہل پنجاب سے درخواست کرتی ہے کہ اگر کوئی ایسی تصویر کسی متحرک تصاویر کی تماشہ گاہ میں دکھائی جائے۔ جسکا دکھانا غیر موزون ہو۔ تو اس کی صاحب ضلع کو فی الفور اطلاع دی جائے تاکہ اس کا اظہار بند کیا جاوے ٭

—— بمبئی ۳ر فروری :- آج دوپہر کو سر لیسلی ولسن گورنر بمبئی نے جی۔ آئی۔ پی ریلوے کی شاخ بندرگاہ میں برقی ٹرین کی سروس کا افتتاح کیا۔ ٭

—— سوویٹ کی مرکزی حکومت کے صدر موسیو کلینن تاشقند پہنچ گئے ہیں۔ تاکہ ترکستان کی سوویٹ حکومت کے نظام ترکیبی میں شامل ہوں۔ اور گرد و نواح میں پیدا ہونیوالی جمہوریتوں کا معاینہ کریں۔ ٭

—— لندن ۴ر فروری :- ریلوے کے ملازموں کا مطالبہ امیدوں کے قومی بورڈ کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔ اگر مزدوروں کا مطالبہ تسلیم کیا جائے تو ۴۵ کروڑ نہیں بلکہ ۶ سو ۷۵ کروڑ روپیہ زائد خرچ ہوگا۔ ادھر مالکان ریلوے ۱۹۲۰ء کا معاہدہ منسوخ کرانا چاہتے ہیں۔ اگر وہ منظور ہو تو خرچ ۷۵ لاکھ روپے کم ہو جائیگا۔ لہذا اب جلد ہڑتال کا کوئی اندیشہ نہیں۔ ٭

—— ریاست حیدرآباد کے مسلمان نظام نے راجہ گڈوال کی بجائے اب گڈوال کی ہندو ریاست کو حیدرآباد کی کورٹ آف وارڈز کے سپرد کر دیا ہے۔

—— زغلول پاشا کی حکومت ہر طرح سے اس کوشش میں لگی ہوئی ہے کہ احزاب زغلول کو شکست دے۔ کچھ عجب نہیں ہے۔ کہ کسی نہ کسی بہانہ زغلول کو گرفتار کرا دیا جائے۔ اسی بنا پر کہا جاتا ہے۔ کہ مصر میں ایک بڑا انقلاب ہونیوالا ہے۔

—— گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ فوج سے ایک سرکلر اس مطلب کا جاری کیا گیا ہے۔ کہ آئیندہ کیلئے فوج میں ان سکھوں کی بھرتی بالکل بند کر دی جائے جنہوں نے اکالی تحریک میں سرگرمی سے حصہ لیا ہو۔ یا جنہوں نے اپنے خاندان کے کسی ممبر کے ذریعہ اکالی تحریک کو تقویت پہنچائی ہو ٭

—— لاہور کے پوسٹمینوں کی جماعت کا ایک جلسہ ہوا۔ جسمیں پوسٹماسٹر جنرل کا ایک نمائندہ اور لاہور کے بڑے ڈاکخانہ کا پوسٹماسٹر اور چند اور اصحاب بھی موجود تھے۔ پہلے ریزولیوشن میں تنخواہوں میں اضافہ کا مطالبہ کیا گیا۔ دوسرے ریزولیوشن میں اظہار افسوس کیا گیا۔ کہ ڈاک کے ملازموں کو جو گرم کپڑے ملتے ہیں وہ کافی نہیں ہوتے ٭

—— لاہور ۵ر فروری :- اب مسلم آوٹ لک کو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت نے احکامات صادر کر دیئے ہیں۔ آئیندہ اسے تمام سرکاری اشتہارات بھیجے جائیں گے ٭

—— رنگون ۵ر فروری :- برہما کے بدھوں کی مجلس عمومی کے اس محضر کے جواب میں جس سے حکومت ہند سے استدعا کی گئی تھی کہ بدھ گیا مندر کا انتظام بدھ فرقہ کے سپرد کر دیا۔ حکومت نے بافسوس اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ وہ اپنے سابقہ فیصلہ پر نظرثانی کرنے کیلئے طیار نہیں ہے۔ ٭

—— قونیہ :- غازی مصطفٰے کمال پاشا قونیہ پہنچ گئے ہیں۔ آئیندہ ماہ میں وہ ضرور فرانس روانہ ہو جائینگے۔

—— قسطنطنیہ ۵ر فروری :- فتحی بے وزیر اعظم ترکی نے مجلس عالیہ میں، یونانی بطریق کے اخراج کے متعلق ایک بیان پیش کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ترکی امن کو، ہم برہم کرنیکا خواہاں نہیں۔ اگر ہماری آزادی و خود مختاری پر حملہ کیا گیا۔ تو تلوار کو بے نیام کرنے سے بھی دریغ نہ ہوگا ٭

پرنٹر و پبلشر ... نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا